فون نمبر ۲۹ - تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ دس پیسے

۲۳ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۲ نبوت ۱۳۴۱ ہش | ۲۲ نومبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۷۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۱ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے قدرے بہتر رہی اور بے چینی کم رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت

ربوہ ۲۱ نومبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت کل بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ البتہ کمزوری ابھی چل رہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محترمہ سیدہ موصوفہ کو کامل صحت عطا فرمائے آمین

ربوہ کا موسم

ربوہ ۲۱ نومبر۔ سابق پنجاب کے شمالی علاقوں میں بارش کے باعث ربوہ میں بھی خنکی بڑھ گئی ہے۔ کل یہاں بارش تو نہیں ہوئی۔ لیکن رات مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہا اور بہت تیز اور سرد ہوا چلتی رہی۔ دو روز قبل یہاں بہت ہلکی سی بوندا باندی ہوئی تھی۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے

اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ انسان بے دست و پا ہو کر بیٹھ رہے مومن کو چاہیئے کہ ہمیشہ جدوجہد کرتا رہے

"پس یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے، نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا۔ حدیث میں عمارہ بن خزیمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے میرے باپ کو فرمایا کہ تجھے کس چیز نے اپنی زمین میں درخت لگانے سے منع کیا ہے۔ تو میرے باپ نے جواب دیا کہ میں بڈھا ہوں۔ کل مر جاؤں گا۔ پس اس کو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تجھ پر ضرور ہے کہ درخت لگائے۔ پھر میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ خود میرے باپ کے ساتھ مل کر ہماری زمین میں درخت لگاتے تھے۔ اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عجز اور کسل سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ سست نہ بنو۔ اللہ تعالیٰ حصولِ دنیا سے منع نہیں کرتا بلکہ حسنۃ الدنیا کی دعا تعلیم فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ انسان بے دست و پا ہو کر بیٹھ رہے بلکہ اس نے صاف فرمایا ہے ولیس للانسان الا ما سعیٰ۔ اس لئے مومن کو چاہیئے کہ وہ جدوجہد سے کام کرے۔ جس قدر مرتبہ مجھ سے ممکن ہے یہی کہوں گا کہ دنیا کو مقصود بالذات نہ بنالو۔ دین کو مقصود بالذات ٹھہراؤ اور دنیا اس کے لئے بطور خادم اور مرکب کے ہو۔ دولت مندوں سے بسا اوقات ایسے کام ہوتے ہیں کہ غریبوں اور مفلسوں کو وہ موقعہ نہیں ملتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں خلیفہ اولؓ نے جو ملک التجار تھے مسلمان ہو کر لانظیر مدد کی اور آپ کو یہ مرتبہ ملا کہ صدیق کہلائے۔ اور پہلے رفیق اور خلیفہ اولؓ ہوئے"۔

(الحکم ۱۶ اگست ۱۹۰۸ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۱ نومبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت تا حال پہلے جیسی ہی ہے۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت میاں صاحب کی طبیعت کافی عرصہ سے مسلسل جسمانی کمزوری اور دماغی تھکان کے باعث ناساز چلی آ رہی ہے۔ ڈاکٹروں نے دل میں کافی کمزوری پیدا ہو جانے کے باعث تین ہفتہ تک مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

ہفتہ وقف جدید

۳ دسمبر سے ۱۰ دسمبر تک ہفتہ وقف جدید منایا جا رہا ہے۔ عہدیداران جماعت سے گزارش ہے کہ ان تاریخوں میں جلسے کر کے یا دوسرے مناسب ذرائع اختیار کر کے احباب جماعت کے سامنے اس تحریک کی ضرورت کو پیش کریں اور کوشش کریں کہ ہفتہ کے اختتام سے قبل تمام احباب اپنا پورا چندہ وقف جدید ادا کر دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۶۲ء

حفاظتِ دین کے لئے اللہ تعالیٰ کا انتظام

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

الدین عند اللہ الاسلام

یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی دین ہے۔ ہم یہاں دین کو اسی معنی میں استعمال کر رہے ہیں۔ اس طرح دین فقط وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور رسالت سے تعلق رکھتا ہو۔

دین کے اس تصور کے لحاظ سے جب ہم دین کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ جب دین کے ماننے والے اللہ تعالیٰ سے کٹ جاتے ہیں اور لوگ دینی امور کے معنی اپنی عقلوں سے حل کرنے لگتے ہیں تو ان میں ایک بنیادی خرابی ایسی پیدا ہو جاتی ہے جس کو کہیں تدبیر سے دور نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام متواتر مبعوث ہوتے چلے آئے ہیں۔ جو اپنے اپنے وقت اور حالات کے مطابق لوگوں کی اصلاح کرتے رہے ہیں اور ان کو صراطِ مستقیم پر لانے کی کوشش کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دین کا اکمال کر دیا اور آپ کے بعد سلسلہ مجددین جاری فرمایا۔

اسی سلسلہ کے طفیل دین دنیا سے کبھی نابود نہیں ہوا اور ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو موجود رکھتا رہا ہے جو اسی سے راہنمائی پا کر دین کے اصولوں کو دنیا میں پیش کرتے رہے ہیں۔ یہ سلسلہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے خلفاء پر مشتمل رہا ہے۔ اس کا متعین تصور ہم قرآن کریم کی اس آیہ کریمہ سے حاصل کر سکتے ہیں کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

یعنی ہمیں دین کے محافظ ہیں جس کا مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اپنے دین کی حفاظت کے سامان پیدا کرتا ہے جن میں سے بنیادی چیز وہ ہے جو حدیث مجددین میں پیش کی گئی ہے۔

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔

یعنی اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسے لوگ مبعوث کرتا رہے گا جو دین اسلام کی تجدید کرتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ اپنے اس وعدہ کے مطابق مجددین مبعوث کرتا چلا آیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج بھی جبکہ اکثر لوگوں کے دلوں سے اسلام اٹھ گیا ہے دین اپنی اصل صورت پر قائم ہے۔ اگرچہ خود ساختہ مصلحین اپنی عجیب و غریب اجتہاد اور عقلی توجیہات سے اسکو بگاڑنے میں لگے ہوئے ہیں اسکی ایک مثال مودودی صاحب کی ذات میں موجود ہے۔ یہ مولوی صاحب اسلام کا عجیب تصور رکھتے ہیں اور ہر مسئلہ پر سیاست کے نقطہ نظر سے نگاہ ڈالتے ہیں۔ تاہم انکی مثال منفرد نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک خاص گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جو موجودہ زمانہ کے حالات سے متاثر ہو کر اسلام میں پیدا ہو گیا ہے۔

بہرحال مودودی صاحب ان خود ساختہ مصلحین میں سے ہیں جو محض اپنی محدود و مقید عقل سے بزعم خود اسلام کی تجدید و احیاء کا دعویٰ کرتے ہیں اور تعلق باللہ کو جو دین کی حقیقی بنیاد ہے محض ایک داستانِ پارینہ خیال کرتے ہیں۔ اور جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اب بندوں کی راہنمائی سے بالکل ہاتھ اٹھا لیا ہے "ختم نبوت" کے غلط تصور کے پیش نظر وہ ہر قسم کے تعلق باللہ سے منکر ہیں۔

آپ نے جو عقلی نظریات گھڑ رکھے ہیں ان کی داستان طویل ہے۔ ہم الفضل میں اکثر ان کی قلعی کھولتے رہتے ہیں۔ آج ہم ان کے تازہ فرمودات کا جائزہ اسی ضمن میں پیش کرتے ہیں۔

ہفت روزہ ایشیاء کی اشاعت ۲۱/۱۱/۶۲ میں ص ۵ پر سوال و جواب شائع ہوئے ہیں جن میں مودودی صاحب نے بعض سوالوں کا جواب فرمایا ہے۔ ایک سوال اور اس کا جواب ملاحظہ ہو:۔

"سوال:۔ حیاتِ مسیح اور رفع مسیح کے بارے میں بعض لوگ الزام لگاتے ہیں کہ آپکا اعتقاد مبہم ہے۔

جواب:۔ میرے اعتقاد میں کوئی ابہام نہیں۔ میں نے صرف یہ کہا ہے کہ زندہ جسمانی طور پر اٹھائے جانے کی صراحت قرآن میں نہیں۔ البتہ اگر احادیث کو جمع کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ زندہ اٹھائے گئے جو حیاتِ مسیح کا قائل ہو اس پر یہ الزام کیونکر لگایا جا سکتا ہے کہ اس کا اعتقاد مبہم ہے۔ لوگ پوری طرح معلوم نہیں کرتے اور الزام لگا کر پھیلا دیتے ہیں۔"

(ایشیاء مورخہ ۲۱/۱۱/۶۲ ص ۵)

اپنے جواب میں مودودی صاحب نے اپنا اعتقاد یہ بیان فرمایا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا رفع جسمانی ہوا ہے مگر ساتھ ہی آپ یہ فرماتے ہیں کہ اس کا ثبوت قرآن مجید میں تو قطعاً نہیں البتہ احادیث کو اگر جمع کیا جائے تو یہ اعتقاد مستنبط کیا جا سکتا ہے۔ سائل کا اعتراض یہ نہیں تھا کہ آپکا اعتقاد کیا ہے؟ بلکہ اس کا اعتراض یہ تھا۔ آپ کا اعتقاد مبہم ہے جس سے اس کا مطلب یہ تھا واضح نہیں ہے کہ آپ کا اعتقاد کس بنیاد پر ہے۔ مودودی صاحب نے اپنے اعتقاد کی جو بنیاد بیان کی ہے وہ خاص مبہم ہے قرآن مجید میں تو رفع جسمانی کا ذکر ہی نہیں اور احادیث کے متعلق یہ کہنا کہ اگر جمع کی جائیں تو یہ اعتقاد مستنبط ہو سکتا ہے مبہم نہیں تو اور کیا ہے۔ چاہیئے تھا کہ مودودی صاحب کوئی ایک صحیح متصل مرفوع حدیث ہی پیش کرتے جس سے رفع جسمانی ثابت ہوتا ہو۔ جس اعتقاد کی بنیاد نہ قرآن کریم پر ہو اور نہ کسی صحیح متصل مرفوع حدیث پر ہو وہ اعتقاد مبہم نہیں تو اور کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس اعتقاد اور اجتہاد سے محفوظ رکھے۔

ایک اور سوال اور مودودی صاحب کا جواب ملاحظہ فرمائیے:۔

"سوال:۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے بھوک ہڑتال

(باقی دیکھیں ص ۷ پر)

نگران بورڈ کے تازہ اجلاس کی رپورٹ

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صدر نگران بورڈ ربوہ)

مورخہ ۱۱ نومبر بروز اتوار نگران بورڈ کا اجلاس منعقد ہوا۔ تمام ممبران مقامی و بیرونی شریک اجلاس ہوئے اور بعد دعا ایجنڈا پر غور کیا گیا۔ اس ایجنڈے میں کل پندرہ معاملات پیش تھے مگر اجلاس میں وقت کی تنگی کی وجہ سے صرف گیارہ امور کے متعلق فیصلہ ہو سکا۔ خاص فیصلہ جات کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

(۱) احمدی احباب کے معلوماتِ عامہ میں اضافہ کے لئے الفضل کا ایک صفحہ جیسا کہ شروع میں ہوتا تھا اہم ملکی اور غیر ملکی خبروں کے لئے مخصوص کیا جائے اور کوشش کی جائے کہ ایک صفحہ میں اختصار کے ساتھ تمام ضروری خبروں کا خلاصہ آ جایا کرے۔

(۲) چونکہ ربوہ کے مہمان خانہ کی موجودہ عمارت ناقص اور ناکافی ہے اسلئے ایک کمشن مقرر کیا گیا کہ وہ نئے مہمان خانہ کی تعمیر کے لئے مناسب جگہ تجویز کر کے رپورٹ کرے۔

(۳) جماعت کی اقتصادی ترقی کے متعلق صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ سے کہا گیا کہ وہ مناسب موقعہ پر زرعی اور تجارتی اور صنعتی ترقی کے امور پر غور کرنے کے لئے جماعت کے مناسب نمائندے بلائیں اور پھر ان کے مشورے سے ان ہر سہ میدانوں میں جماعت کی اقتصادی ترقی کی سکیم تیار کی جائے۔

(۴) چونکہ جماعتی تنظیم کے توڑنے کے متعلق بعض خاص رپورٹیں موصول ہوئی تھیں۔ اس لئے ان کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے ایک خاص کمشن مقرر کیا گیا۔

(۵) بے پردگی کے رجحان کے متعلق تجویز کی گئی کہ چونکہ یہ رجحان ماحول کے اثر کے ماتحت زیادہ تر شہروں میں پایا جاتا ہے اس لئے ناظر صاحب امور عامہ لاہور اور کراچی اور راولپنڈی وغیرہ بڑے شہروں کے امراء کو لکھ کر بصیغہ راز معین رپورٹ منگوائیں کہ کیا وہاں کے احمدی افراد میں یہ کمزوری تو نہیں پائی جاتی اور پھر اس کے متعلق مناسب ایکشن لینے کے لئے مقررہ کمیٹی میں رپورٹ کریں۔

(۶) حضرت اماں جان اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا کے اُس کچے کمرہ کے متعلق جس میں ان کی وفات ہوئی تھی فیصلہ کیا گیا کہ اُسے دعا کی تحریک کی غرض سے یادگار کے طور پر مناسب طریق پر محفوظ کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ ضروری کارروائی کرے۔

نوٹ۔ اس کے علاوہ بعض متفرق امور بھی زیر غور لائے گئے جن کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ والسلام

مرزا بشیر احمد
صدر نگران بورڈ ربوہ
۱۹/۱۱/۶۲

مسئلہ کشمیر ——— اور ——— چین و بھارت کی چپقلش

"مایوس نہ ہو اور خدا تعالیٰ پر توکّل رکھو"

از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد —

یہ مضمون بصورت پمفلٹ و پوسٹر بھی شائع کیا گیا ہے۔ جماعتیں جتنی تعداد میں منگوانا چاہیں بذریعہ خط نظارت اصلاح و ارشاد کو مطلع کریں۔

حالات کی نزاکت اور ہمارا فرض

اس وقت بعض مغربی طاقتیں بھارت کو بے تحاشہ بہت بڑی تعداد میں جنگی اسلحہ فراہم کر رہی ہیں۔ حالانکہ بھارت نے ابھی تک نہ صرف چین کے ساتھ اعلان جنگ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی بلکہ اس نے ابھی تک اس کے ساتھ سفارتی تعلقات بھی منقطع نہیں کئے۔ اور ان طاقتوں کو پاکستان کے خلاف بھارت کے معاندانہ رویہ کا بھی بخوبی علم ہے۔ اور وہ جانتی ہیں کہ جو ملک کشمیر کے معاملہ میں اقوام متحدہ کی قراردادوں کو ٹھکرا سکتا ہے۔ وہ کل کو چین کے مقابلہ کے نام سے حاصل کئے ہوئے اسلحہ کو پاکستان کے خلاف بھی استعمال کر سکتا ہے۔ ان دنوں حالات پاکستانی ارباب حکومت اور عوام کا بھارت کے لئے ترسیل اسلحہ کے فعل کو بنظر حیرت و استعجاب دیکھنا اور ایسے پاکستان کی سالمیت اور تحفظ کے لئے مستقبل میں ایک خطرہ کا احتمال خیال کرنا ایک قدرتی امر ہے ان پیش آمدہ خطرہ کے پیش نظر ضروری ہے کہ ہم پاکستانی اپنے تمام اندرونی اختلافات کو بھول جائیں اور اپنی صفوں میں کامل اتحاد و اتفاق پیدا کر کے اور اپنی حکومت کے ہم آہنگ ہو کر اپنے وطن عزیز کی خاطر ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

ہمیں افسوس ہے کہ حالات کی نزاکت کو دیکھنے کے باوجود ابھی تک بعض ہمارے ملک کے بعض عناصر فرقہ وارانہ اختلافات کو ہوا دے کر قومی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں جس کے نتیجہ میں بعض مقامات پر فسادات بھی رونما ہو چکے ہیں۔ نہ جانے یہ عناصر کب حالات کی نزاکت کو محسوس کریں گے۔ اور کب تک اس صریح ارشادِ خداوندی کو فراموش کرتے رہیں گے۔

وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا
وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ
(سورۃ انفال آیت ۴۶)

یعنی اے مسلمانو! آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم سست اور بزدل اور کمزور ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا یعنی رعب و دبدبہ اور تمہاری ساکھ جاتی رہے گی۔

پس اس وقت اشد ضروری ہے کہ ہم اپنے تمام اختلافات کو یکسر فراموش کر دیں اور انتہائی تدبر دانشمندی دور اندیشی اور حزم و احتیاط کے ساتھ ڈٹ کر حالات کا مقابلہ کریں۔ وقت کا تقاضہ ہے کہ ہم خوف و ہراس پریشانی اور گھبراہٹ کو اپنے پاس بھی نہ پھٹکنے دیں۔ اور اس یقین پر قائم ہو جائیں کہ درمیانی حالات خواہ کوئی رخ اختیار کریں۔ بالآخر حق و صداقت کو ہی کامرانی و کامیابی حاصل ہوگی۔

—— استحکام پاکستان اور اس کے تحفظ کے لئے اندرونی اختلافات کو خیرباد کہہ کر سب پاکستانیوں کو متحد ہو جانا چاہیئے۔
—— حکومت پاکستان کو تحفظ پاکستان کے نام سے ایک قومی فنڈ کی تحریک کرنی چاہیئے۔
—— دسمبر ۱۹۵۶ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ پر موجودہ سیاسی حالات کا انکشاف

پاکستان کا روشن مستقبل

ہم شروع سے ہی انتہائی نامساعد حالات میں سے گزرتے ہوئے ترقی کی منازل طے کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اب بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارا مستقبل روشن ہے جن وجودوں کو اللہ تعالےٰ نے آسمانی روشنی اور بصیرت عطا فرمائی ہے وہ آج نہیں بلکہ مدت سے پاکستان کے حق میں خدائی مشیت کو اشارے کرتے ہوئے دیکھ رہے ہیں چنانچہ جماعت احمدیہ کے امام ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج سے چھ برس پہلے ایک جلسۂ عام میں ہزاروں افراد کے روبرو حالات بیان کر دیئے تھے جو آج ظاہر ہو رہے ہیں اور ساتھ ہی پاکستان کے روشن مستقبل کی خبر بھی دے دی تھی۔

۱۹۵۶ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا اعلان

آج سے چند سال قبل یہ حالت تھی کہ بھارت کے طول و عرض میں "ہندی چینی بھائی بھائی" اور "ہندی روسی بھائی بھائی" کے نعرے لگ رہے تھے۔ چنانچہ جون ۱۹۵۴ء میں جب چین کے وزیراعظم مسٹر چو این لائی نے ہندوستان کا دورہ کیا تو خود بھارت کے وزیراعظم پنڈت نہرو نے "ہندی چینی بھائی بھائی" کا نعرہ لگایا اور اعلان کیا کہ

"چینی ہمارے بھائی ہیں چین اور بھارت دونوں صدیوں پرانے مذہبی ثقافتی اور تاریخی رشتوں میں منسلک ہیں۔ مجھے امید ہے کہ مستقبل میں یہ تعلقات اور زیادہ مضبوط ہو جائیں گے۔"

(دیکھو "ملاپ" دہلی ۲۸ جون ۱۹۵۴ء)

اور جب ۱۹۵۵ء میں روس کے اکابر نے ہندوستان کا دورہ کیا تو اس وقت پنڈت نہرو سمیت تمام ہندوستانیوں نے "روسی ہندی بھائی بھائی" کے نعرے بلند کئے۔ اور ان کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات پر فخر کا اظہار کیا۔ لیکن اس وقت جبکہ ہندوستان روس اور چین کے ساتھ اپنی دوستی کے دعوے کر رہا تھا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدائی اشارہ کے ماتحت یہ اعلان فرمایا کہ

" ایک بات میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ ہمارے پاکستان میں لوگوں کو ایک بڑی مصیبت پیش آئی ہے اور وہ "کشمیر کا مسئلہ" ہے۔ کشمیر کے مسئلہ میں آج تک پاکستان حیران بیٹھا ہے اور پاکستانی گورنمنٹ سے بھی زیادہ حیران بیٹھے ہیں۔ یہ سب کو نظر آ رہا ہے کہ جب تک کشمیر نہ ملا پاکستان محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اور یہ بھی سب کو نظر آ رہا ہے کہ کرنا کرانا کسی نے کچھ نہیں۔ سب حیران ہیں۔ پاکستان کی نظر امریکہ پر ہے اور امریکہ کی نظر روس پر ہے۔ کہ اگر کسی وقت پاکستان نے ادھر ہلچل کی تو روس اپنی فوجیں افغانستان میں داخل کر دے گا یا گلگت میں داخل کر دے گا۔ اس حیرت میں پاکستانی گورنمنٹ کچھ نہیں کرتی۔ میں اپنی جماعت کو ایک تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج جب دعائیں کریں۔ تو کشمیر کے متعلق بھی دعائیں کریں۔ دوسرے میں ان کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے سامان نرالے ہوتے ہیں۔ میں جب پارٹیشن کے بعد آیا تھا تو اس وقت بھی میں نے تقریروں میں اس طرف اشارہ کیا تھا۔ مگر گورنمنٹ نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اب نظر آ رہا ہے کہ وہی باتیں جن کو میں نے ظاہر کیا تھا۔ وہ پوری ہو رہی ہیں۔ یعنی پاکستان کو جنوب اور مشرق کی طرف سے خطرہ ہے لیکن ایسے سامان پیدا ہو رہے ہیں کہ ہندوستان کو شمال اور مشرق کی طرف سے شدید خطرہ پیدا ہونے والا ہے۔ اور وہ خطرہ ایسا ہوگا کہ باوجود طاقت اور قوت کے ہندوستان اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ اور روس کی ہمدردی بھی اس سے جاتی رہے گی۔ سو دعائیں کرو اور یہ نہ سمجھو کہ ہماری گورنمنٹ کمزور ہے یا ہم کمزور ہیں۔ خدا کی انگلی اشارے کر رہی ہے اور میں اسے دیکھ رہا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ایسے سامان پیدا کرے گا کہ روس اور اسکے دوست ہندوستان سے الگ ہو جائینگے اور اللہ تعالےٰ ایسے سامان پیدا کریگا کہ امریکہ یہ محسوس کریگا کہ اگر میں نے جلدی قدم نہ اٹھایا تو میرے قدم نہ اٹھانے کی وجہ سے روس اور اسکے دوست بیچ میں گھس آئیں گے۔ پس مایوس نہ ہو اور خدا تعالےٰ پر توکل رکھو اللہ تعالےٰ کچھ عرصہ کے اندر ایسے سامان پیدا کر دیگا۔ آخر دیکھو یہودیوں نے تیرہ سو سال انتظار کیا اور پھر فلسطین میں آ گئے مگر آپ لوگوں کو تیرہ سو سال انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ ممکن ہے تیرہ بھی نہ کرنا پڑے ممکن ہے دس بھی نہ کرنا پڑے اور اللہ تعالےٰ اپنی برکتوں کے نمونے دکھلائے گا۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء منقول از روزنامہ الفضل مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۵۷ء)

موجودہ حالات

مندرجہ بالا تقریر کو پڑھئے اور پھر موجودہ حالات کو دیکھئے یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا آپ نے آج سے چھ سال قبل موجودہ حالات کا نقشہ کھینچ کر رکھدیا ہے۔ آج سچ مچ ہندوستان کو شمال مشرق کی طرف سے شدید خطرہ پیدا ہو چکا ہے "روس کی ہمدردی اس سے جاتی رہی ہے" وہ اور "اس کے دوست ہندوستان سے الگ ہو رہے ہیں" اور امریکہ بھی فوری طور پر اس معاملہ میں قدم اٹھا چکا ہے۔

آج بھارت اور اس کے وزیراعظم بھالہ امریکہ کا شکریہ ادا کر رہے ہیں۔ وہاں یہ بلا کہہ رہے ہیں کہ

"بھارت اور چین کے تصادم کے سلسلہ میں ہمیں روس کے رویہ سے سخت مایوسی ہوئی ہے"۔

(آفاق لاہور ۸ نومبر ۱۹۶۲ء)

"ہم بڑے طمطراق سے کہا کرتے تھے کہ روس ہمارا دوست ہے۔ مصر ہمارا مترہے۔ لیکن عین جس وقت ہم اپنی زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہو چکے ہیں ان سب کو سانپ سونگھ گیا ہے ایک ایک کی زبان پر تالا لگ گیا ہے .... امریکہ کو گالیاں دینے میں ہم سب سے آگے تھے لیکن قسمت کی ستم ظریفی یہ ہے کہ آج یہی امریکہ ہمیں بار بار کہہ رہا ہے کہ اپنی رکھشا کے لئے مجھ سے جو چاہتے ہو لے لو"۔

(نوائے وقت ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء بحوالہ "پرتاپ" دہلی)

مینجنگ ایڈیٹر "پرتاپ" جالندھر زیر عنوان "پندرہ برس کی ناکام سیاست" لکھتا ہے:۔

"بھارت نے دو بھائی بنائے چین اور روس کبھی ہم نے "ہندی چینی بھائی بھائی" کے نعرے لگائے اور کبھی "ہندی روسی بھائی بھائی" کے۔ آج یہ دونوں ہمیں آنکھیں دکھانے لگے ہیں۔ پہلے چینی بھائی نے ہماری پیٹھ میں چھرا گھونپا۔ اور اب روسی بھائی نہ صرف کھڑا تماشا دیکھ رہا ہے بلکہ چین کو حق بجانب قرار دے رہا ہے ... یو۔ این۔ او میں بھی ہم نے اکثر روس کا ساتھ دیا ہے۔ چین کو یو۔ این۔ او کا ممبر بنانے کے لئے ہماری کوشش آج بھی جاری ہے۔ غرضیکہ گذشتہ پندرہ برس میں ہم نے اپنی خارجہ پالیسی کا ڈھانچہ روس اور چین سے دوستی کی بنیادوں پر کھڑا کیا تھا آج وہ پہلے ہی بحران میں مٹی میں مل گیا ہے ...... ہم سمجھتے تھے کہ بھارت اور چین کی لڑائی میں روس اگر کھلم کھلا ہماری حمایت نہ کر سکا تو غیر جانبدار ضرور ہو جائیگا لیکن اس نے جو رویہ اختیار کیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ہم اس پر بھی بھروسہ نہیں کر سکتے"۔

پھر کمیونسٹوں کو چھوڑ کر غیر جانبدار ملکوں میں سے مصر اور یوگوسلاویہ کا ذکر کیا ہے کہ بھارت نے ہر طرح اُن کے مفاد کی تائید کی لیکن وہ ابھی تک بھارت کی اخلاقی حمایت کے لئے بھی تیار نہیں ہوئے (نوائے وقت ۵ نومبر ۱۹۶۲ء بحوالہ مینجنگ ایڈیٹر پرتاپ جالندھر)

"نئی دہلی کے سیاسی حلقوں نے روسی وزیراعظم کے مراسلہ بنام پنڈت نہرو کو (کہ بھارت چین سے خود اَجنگ بند کر دے) حوصلہ شکن قرار دیا ہے اور انہیں روس سے جو امید تھی وہ اب ختم ہو گئی ہے"۔

(نوائے وقت ۵ نومبر ۱۹۶۲ء)

مندرجہ بالا حوالوں سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ آج حالات بالکل وہی صورت اختیار کر چکے ہیں جن کی نشاندہی آج سے چھ برس قبل حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمائی تھی۔ اور ہمیں کامل یقین ہے کہ جس طرح یہ حالات پورے ہو گئے اسی طرح آپ کی فرمائی ہوئی یہ بات بھی انشاء اللہ تعالےٰ ضرور پوری ہوگی۔ کہ

"یہ نہ سمجھو کہ ہماری گورنمنٹ کمزور ہے یا ہم کمزور ہیں خدا کی انگلی اشارے کر رہی ہے اور میں اسے دیکھ رہا ہوں"۔

محب وطن پاکستانیوں سے اپیل

بالآخر ہم پھر تمام محب وطن پاکستانیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے تمام باہمی اختلافات کو مٹا دیں اور متحد ہو کر ملک کے تحفظ اور اس کی سلامتی کے لئے ہر ممکن قربانی کے لئے تیار ہو جائیں۔ بھارت کی حکومت نے ان دنوں ملک کے تحفظ کے نام سے ایک فنڈ کھول رکھا ہے جس میں نقدی اور زیورات کی صورت میں دھڑا دھڑ چندہ جمع ہو رہا ہے اور ہماری تجویز یہ ہے اور ہمیں یقین ہے کہ ہر محب وطن پاکستانی اس تجویز کی تائید کرے گا کہ پاکستان میں بھی جس کی سالمیت کو مستقبل قریب میں خطرہ پیش آسکتا ہے "**تحفظ پاکستان**" یا **استحکام پاکستان** کے نام سے حکومت پاکستان کو ایک قومی فنڈ کی تحریک کرنی چاہیئے۔ اور جب حکومت **پاکستان** کی طرف سے ایسی تحریک ہو تو تمام پاکستانیوں کو بلا امتیاز مذہب و طبقہ و تفرقہ دل کھول کر اس قومی فنڈ میں چندہ دینا چاہیئے۔ اور اگر ایسا فنڈ قائم کیا گیا تو انشاء اللہ تعالےٰ جماعت احمدیہ بھی اپنی بساط کے مطابق اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے گی اور ہمیں یقین ہے کہ ملک کے تمام طبقے اس فنڈ میں حصہ لینے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں گے انشاء اللہ اور ہم سب کو اللہ تعالیٰ سے جو مالک الملک اور بادشاہوں کا بادشاہ اور ہر شے پر قادر ہے۔ یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ وہ ہمارے ارباب حکومت کو ہمیشہ اور ہر امر میں صراط مستقیم کی طرف رہنمائی فرمائے اور وہ وہی فیصلہ کریں جو پاکستان کی بہتری اور خیر خواہی اور بلندی و عظمت کا موجب ہو اور دنیا میں حق و انصاف کے قیام اور امن کا راستہ کھلے اور وہ خود ہمارے وطن عزیز کا محافظ و ناصر ہو۔ اور ہم سب کو اپنے ملک کے تحفظ و استحکام کے سلسلے میں اپنے فرائض کو پوری طرح ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

کو جائز قرار دیا ہے اور مرن برت کو حرام۔ اس کا کیا مطلب ہے۔

جواب:۔ میں نے جو بات کہی ہے وہ یہ ہے کہ گھروں میں ہر روز بھوک ہڑتال ہوتی ہے بچے اپنی بات منوانے کے لئے۔ عورتیں خاوندوں کو مجبور کرنے کے لئے بھوک ہڑتال کرتی رہتی ہیں۔ اسے کون ناجائز کہہ سکتا ہے۔ مگر وہ بھوک ہڑتال حرام ہے جو مرنے کی نیت سے کی گئی ہو۔ بھوک ہڑتال بھی اس وقت کرنی چاہیئے جبکہ ہزاروں دوسرے لوگ شور مچانے کے لئے تیار ہوں"۔

(ایشیا ۲۱/۱۱/۶۲ صفحہ ۵)

مودودی صاحب نے اپنے نظریہ کے لئے یہاں بھی کوئی آیہ یا حدیث نہیں پیش کی۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ بھی آپ کا خود ساختہ ڈھکوسلا ہے۔ آپ کے نزدیک بھوک ہڑتال محض فریب اور دھوکا ہو تو جائز ہے جس سے لوگ شور برپا کر دیں اور اس شور سے حکومت یا حکام خوفزدہ ہو جائیں۔ معلوم نہیں اب جبکہ مودودی صاحب نے بھوک ہڑتال کا راز ہی طشت از بام کر دیا ہے تو حکومت وغیرہ خوفزدہ کیوں ہونے لگے۔ ایسی بھوک ہڑتال کا فائدہ ہی کیا ہے اور اسکے جواز کا فتوےٰ کیا معنی رکھتا ہے بھوک ہڑتال تو اسی وقت موثر ہو سکتی ہے جب یہ خوف ہو کہ بھوک ہڑتال کرنے والا مر جائے گا ورنہ یہ بچوں کا کھیل بن جاتا ہے۔ کتنا افسوس ہے کہ یہ مولوی صاحب دین اور سیاست کو بازیچۂ اطفال سمجھ رہے ہیں۔ کیا گھروں میں بچوں اور عورتوں کے ضدی طرز عمل کے نمونہ کی پیروی کرنے سے سیاست اور دین کے امور مہمہ سرانجام پاتے ہیں۔ ایسی طفلانہ اور زنانہ طریقوں کو دین اسلام سے کیا تعلق ہے اور وہ دینی نقطۂ نظر سے کس طرح جائز سمجھے جا سکتے ہیں۔ کیا اپنے نفس کو ایذا دینا اور اس طرح دوسروں کو ڈرا کر کام نکالنا اسلام میں جائز ہو سکتا ہے اس کے معنی تو یہ ہوں گے کہ حق و باطل کی تمیز کئے بغیر انسان جو بات چاہے بھوک ہڑتال سے منوا سکتا ہے۔ کیا اسلام کے نزدیک یہ طریق جائز ہو سکتا ہے کہ ایک غلط بات کو بھی بھوک ہڑتال وغیرہ جیسے طریقوں سے منوایا جائے۔ کیا یہ دین میں رخنہ اندازی نہیں ہے؟

حقیقت وہی ہے جس کو ہم نے شروع میں بیان کیا ہے کہ اسلام کے اصولوں کو ایسے ہی خود ساختہ لیڈروں نے خراب کیا ہے اور آج جو اسلامی اصول مسلمانوں میں کام کرتے ہوئے نظر نہیں آتے اس کی تمام تر ذمہ داری ایسے ہی خود ساختہ مصلحین کے کندھوں پر پڑتی ہے۔ یہی لیڈر ہیں جنہوں نے بھانت بھانت کے خود ساختہ نظریات سے ملت بیضا کو فرقوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ اگر مسلمان اللہ تعالےٰ کے حفاظتی پروگرام کی پابندی کرتے تو آج مسلمانوں میں یہ ذہنی اور اعتقادی انتشار نہ ہوتا۔ اس لئے آج بھی اگر اپنے زمانے کے مجدد اور امام کو پہچان کر اس کی پیروی نہیں کی جائے گی مسلمانوں میں کوئی اتحاد و اتفاق کی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کوئی عقلمند محض اپنی عقل کے سہارے تجدید و احیائے دین نہیں کر سکتے صرف اللہ تعالےٰ ہی اپنے وعدہ کے مطابق دین کی حفاظت کرتا ہے۔

اعلان نکاح

برادرم مکرم نذیر احمد صاحب ولد نتھو خاں صاحب مغلپورہ لاہور کا نکاح ہمراہ مختاراں بیگم بنت خدا بخش صاحب دارالیمن ربوہ کے ساتھ بعوض ۵۰۰ روپے حق مہر پر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسجد مبارک ربوہ میں بروز پیر مورخہ ۱۹/۱۱/۶۲ء کو پڑھا۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

خاکسار شریف احمد شاکر
منتظم مال حلقہ غربی گنج مغلپورہ۔

زرعی معیشت

(از مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ)

پاکستان کے دونوں حصوں کی معیشت بنیادی طور پر زرعی ہے اس ملک میں بسنے والے ہر ۱۰۰ میں سے ۸۰ افراد کی معاش کا انحصار بالواسطہ یا بلاواسطہ زراعت پر ہے وہ یا تو خود ہل رانی کرتے ہیں یا محض زراعت کی آمد پر ان کا گذارہ ہے شہروں میں آباد ہو کر بعض دوسرے پیشے اختیار کرنے والوں میں سے بھی اکثر کی جڑیں دیہات میں ہیں لہٰذا ہمارے ملک کی موجودہ اور آئندہ صنعتی ترقی کا سارا دارومدار زراعت پر ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ اعلیٰ معیار زندگی ہمارے رہنے سہنے کے طریق میں ایک انقلاب چاہتا ہے دنیا کے تمام ممالک جو مادی اصطلاح میں متمدن کہلاتے ہیں صنعتی انقلاب کے بعد ہی حیرت انگیز ترقی کرکے اپنے موجودہ معیار زندگی کو پہنچے ہیں بلکہ اس سے بھی اعلیٰ مقام حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ہمارے وطن میں بھی صنعتی انقلاب کے آثار نظر آ رہے ہیں مگر اس انقلاب کا انحصار کلیۃً زراعت کی ترقی پر ہوگا پٹ سن کپاس اور چاول سے ہم غیر ملکی زرمبادلہ حاصل کرتے ہیں جس سے ہم مشینری اور دیگر خام مال جو ہمارے ملک میں نہیں ملتا درآمد کرتے ہیں تاکہ ہم جلد سے جلد خود کفیل ہو سکیں۔ اس کے علاوہ کپاس ملکی کپڑے کی صنعتی ضروریات پوری کرتی ہے۔

مغربی پاکستان کا رقبہ سارے ملک کا ۸۵ فیصد ہے اور تین لاکھ دس ہزار مربع میل کا یہ وسیع و عریض علاقہ ایک طرف برفانی چوٹیوں سے ٹکراتا ہے اور دوسری طرف ریگستان کی وسعتوں میں گم ہو جاتا ہے ان دو متضاد حدود کے اندر قدرت نے ہمیں بڑی فیاضی سے نوازا ہے اس خطہ میں ہر قسم کی زمین اور ہر قسم کی آب و ہوا پائی جاتی ہے جو مختلف الانواع پھلوں اور فصلوں کے لئے مناسب ہے حق تو یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فیاضانہ سلوک پر اپنے ذوق تجسس اور عزم سے ہم دنیا میں سرفرازی کا مقام حاصل کرتے مگر بڑے دکھ سے اس المیہ کا اظہار اور اقرار کرنا پڑتا ہے کہ انسانی زندگی کی بنیادی ضروریات میں سے تن ڈھانپنے اور سر چھپانے کا ذکر ہی کیا ہم دو وقت پیٹ بھر کر روٹی کے لئے بھی دوسروں کے دست نگر ہیں تعلیم اور سیاسی شعور تو اس سے بعد کے مراحل ہیں۔

مشیت ایزدی نے اس کائنات عالم کی ساری موجودات انسان کے لئے مسخر کر دی ہے جن اقوام نے خدا تعالیٰ کی عطا کردہ ذہنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے مادی وسائل سے پورا فائدہ حاصل کیا انہوں نے اپنے لئے دنیا میں عزت کا مقام حاصل کر لیا۔ امریکہ کو لیجئے وہاں زراعت پیشہ آبادی کا تناسب صرف ۱۱ فیصد ہے یہ قلیل آبادی نہ صرف وہاں کے سترہ اٹھارہ کروڑ باشندوں کے لئے خوراک اور ان کی وسیع صنعتوں کے لئے خام مال مہیا کرتی ہے بلکہ زرعی پیداوار وہاں اتنی بڑھ چکی ہے کہ ان کا اناج دنیا کے اکثر ضرورت مند ممالک کو مہیا کرنے کے بعد بھی بچ رہتا ہے اور اس فالتو اناج کا مصرف ایک اہم مسئلہ بن کر ان کو پریشان رکھتا ہے یہی حال کئی اور ممالک کا ہے جاپان اور جرمنی جنگ کی ہولناک تباہ کاریوں کے باوجود اس دوڑ میں امریکہ سے پیچھے نہیں کیا ہمارے لئے یہ ایک کھلا چیلنج نہیں ہے کہ دو چار ایکڑ کا مالک جاپانی کاشتکار جو ہماری طرح مشرقی بھی ہے اپنی ہمت محنت اور تجربہ سے اتنی پیداوار حاصل کر لیتا ہے جو ہمارا کاشتکار اس سے کئی گنا زیادہ رقبہ سے حاصل نہیں کرتا

ہمیں یہ بات اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ زراعت کی ترقی ہمارے وطن کے روشن مستقبل کی ضامن ہے پاکستان کا استحکام بلکہ بہت حد تک اس کی بقا زراعت کی ترقی پر منحصر ہے کیونکہ ہماری ملکی معیشت کے استحکام کا زرعی پیداوار کی فراوانی اور زمینداروں کی خوشحالی سے گہرا تعلق ہے ہماری ۸۰ فیصد زراعت پیشہ آبادی پاکستان کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے یہ حقیقت ہے کہ موجودہ زمانہ کے پیچیدہ اقتصادی نظام میں بھی ملک کے لئے زرعی معیشت کے انحطاط سے زیادہ مہلک کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا مطلب یہ نہیں ہے کہ پاکستان ترقی کے جس مقام پر اب کھڑا ہے اس میں زمینداروں کا کوئی حصہ نہیں یہ کہا بھی کیونکر جا سکتا ہے جب کہ ہماری قومی آمدنی کا ۶۰ فیصد زراعت سے حاصل ہوتا ہے اور ۹۵ فیصد زرمبادلہ بھی زراعت کا ہی مرہون منت ہو بلکہ اس ذکر کا محض یہ مقصد ہے کہ ابھی منزل بہت دور ہے دوری منزل جو تیز گامی چاہتی ہے وہ ہم میں نہیں ہمارے عزم اور ذوق میں مزید استواری کی ضرورت ہے ترقی کی طرف ہماری رفتار تیز تر ہو کہ ہم دوسروں کے دست نگر نہ ہوں خود کفیل ہوں پھر نہ صرف خود کفیل ہوں بلکہ دوسروں کی بھی کفالت کریں اس کے بغیر ہم معیار زندگی کے لحاظ سے پستی اور احساس کمتری کی ظلمتوں سے نکل نہیں سکتے۔

زراعت ایک تجارت ہے جس میں زمین اور اس کی زرخیزی سرمایہ کا کام دیتی ہے اور دیگر انتظامی امور یعنی پانی بیج کھاد۔ آلات کشاورزی اور فصلوں کی حفاظت اس تجارت کا کاروباری فن ہے پیداوار وہ آمدنی ہے جو کوئی سرمایہ دار اپنے سرمایہ سے کاروباری فن کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے اس لئے یہ بات ظاہر ہے کہ تجارت کی طرح زمین کی زرخیزی کو برقرار رکھنے اور زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے زمین کا مناسب استعمال ایک بنیادی چیز ہے تمام قدرتی وسائل میں سے زمین کی زرخیزی ہی ایک ایسی چیز ہے جو ختم نہیں ہو سکتی بشرطیکہ زمین کی دیکھ بھال کے مناسب طریقے استعمال کئے جائیں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

التمسوا الرزق فی خبایا الارض

رزق کو زمین کی گہرائیوں میں سے تلاش کرو

اس ارشاد میں زمین میں زرخیزی کی بے پناہ صلاحیت کی طرف لطیف اشارہ ہے کہ زمین قلبہ رانی کرنے والوں کو کبھی مایوس نہیں لوٹائے گی سوائے اس کے کہ وہ خود اپنے ہی تساہل کم ہمتی اور عقل کے کم استعمال کی وجہ سے محروم ہو جائیں۔

مناسب اور صحت مند غذا سے انسان اپنے جسم کی توانائی برقرار رکھ سکتا ہے اور اس کی کمی اس کو کمزور بنا دیتی ہے یہی حال زمین اور اس کی زرخیزی کا ہے کسی زمین کی زرخیزی کے ضائع ہونے کی ایک عام وجہ کسی خاص فصل کی مسلسل کاشت ہے، زمین کو خالی چھوڑے بغیر ہر سال ایک ہی فصل کاشت کرتے چلے جانے سے زمین قدرتی خوراک سے محروم ہو کر کمزور ہو جاتی ہے یا پھر زمین کو دیر تک بغیر ہل چلائے چھوڑ دینے سے جڑی بوٹیاں اگ آتی ہیں جو زمین سے خوراک لے کر اس کو کمزور کر دیتی ہیں۔

جو زمین بار بار فصلیں حاصل کرنے کی وجہ سے اپنی صلاحیت کھو بیٹھتی ہے اس کی زرخیزی کو نباتاتی غذائی مادہ زیادہ مقدار میں مہیا کر کے بحال کیا جا سکتا ہے فصلوں کے ہیر پھیر سے نہ صرف یہ کہ نباتاتی مادہ پیدا ہوتا ہے بلکہ اس عمل سے بعض بیماریوں کی بھی اصلاح ہو جاتی ہے بعض بیماریاں اور کیڑے ایک ہی خاندان کے پودوں پر نشوونما پاتے ہیں اگر ایک ہی فصل بار بار کاشت کی جائے تو بیماری اور کیڑوں میں اضافہ ہوتا ہے فصلوں کے ردوبدل سے بیماری اور کیڑوں کی افزائش خود بخود ختم ہو جاتی ہے پھر مختلف فصلوں کی جڑیں زمین میں گہرائی کی مختلف سطحوں تک جاتی ہیں ایک ہی سطح تک جانے والی فصل کے بار بار کاشت کرنے سے ایک خاص قسم کے اجزا اس سطح سے زائل ہو جاتے ہیں اور زمین کمزور ہو جاتی ہے اس لئے بھی ادل بدل ضروری ہے پھر ہر فصل کے لئے مختلف قسم کی تیاری کی ضرورت ہوتی ہے کسی کیلئے کم ہل چلائے جاتے ہیں کسی کے لئے زیادہ۔ کسی کو کم گوڈی کی جاتی ہے کسی کو زیادہ اس لئے ادل بدل کر فصلیں کاشت کرنے سے نمی، روشنی اور ہوا زمین کی مختلف سطحوں سے پودوں کو خوراک حاصل کرنے میں آسانی پیدا کرتے ہیں پھر بعض قسم کی جڑی بوٹیاں فصل ربیع میں نشوونما پاتی ہیں بعض خریف میں فصلوں کا ادل بدل ان جڑی بوٹیوں کی تلفی میں ممد ہوتا ہے پھر بعض فصلیں ایسی ہیں جن کے لئے بہت زیادہ تیاری اور محنت کی ضرورت ہے مثلاً آلو، کماد وغیرہ ان کو فصلوں کے ہیر پھیر میں شامل کرنے سے ساری زمین اچھی ہو جائے گی اور پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا

زمین میں ایک خاص مقدار میں نائٹروجن کا ہونا ضروری ہے کیونکہ یہ پودوں کی خوراک کا نہایت ضروری جزو ہے اور اس کی کمی نقصان دہ ہوتی ہے جتنی نائٹروجن زیادہ ہوگی فصل اچھی ہوگی زمین چونکہ ہوا سے نائٹروجن حاصل کرتی ہے ایک ہی فصل کاشت کرنے سے اس میں اضافہ کی توقع عبث ہے محکمہ زراعت نے مختلف فصلوں پر اس کا تجربہ کیا ہے مثلاً ایک کھیت میں اگر پندرہ سال تک مسلسل مکئی کاشت کی جائے تو اس کھیت میں جتنی نائٹروجن پائی جائے گی اس کے مقابلہ میں مکئی۔ جئی اور لوسن کے ہیر پھیر سے وہ مقدار ۵۰ فیصد زائد ہو جائے گی اس سے فصلوں کو جو فائدہ ہوگا وہ ظاہر ہے۔

زمین کی زرخیزی بحال رکھنے کے لئے فصلوں کے اس ہیر پھیر کے بعد دوسری ضروری چیز کھاد ہے گوبر کی کھاد مکمل کھاد ہے کیونکہ علاوہ اس کے یہ گل سڑ کر زمین کا حصہ بنتی ہے جس طرح دودھ بچے کے لئے مکمل غذا ہے اسی طرح گوبر میں بھی وہ تمام اجزا پائے جاتے ہیں جو پودے کی صحیح نشوونما کے لئے ضروری ہیں مگر چونکہ یہ کھاد تھوڑی مقدار میں میسر آتی ہے اور جو ہے زمیندار اپنی غربت کی وجہ سے حفاظت نہیں کرتے یہ کمی قدرتی طور پر سبز کھاد پورا کر سکتی ہے مگر ہمارے زمینداروں نے اسے زیادہ قبول نہیں کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ زمیندار معاشرتی طور پر غریب ہے اس لئے وہ آمدنی پیدا کرنے والی فصلوں کو ترجیح دیتا ہے اور اس طرح فوری اور عارضی فائدہ کی خاطر مستقبل کے مستقل مفاد کو پس پشت ڈالتا ہے حالانکہ زمین کا تھوڑا سا زرخیز ٹکڑا کاشت کر لینا ایک وسیع مگر کمزور رقبہ کو کاشت کرنے سے بہتر ہے وہ زمین جو فصل اگانے کی قوت کلیۃً یا ایک حد تک کھو چکی ہو اس پر محنت کرنے روپیہ لگانے اور وقت ضائع کرنے کا حقیقتاً کوئی خاص فائدہ نہیں یہ صرف پاکستان کی ہی بات نہیں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی زمینداروں کا یہ خاصہ ہے کہ وہ نئی باتوں کو اپنانے میں کچھ ڈھیلے ہوتے ہیں مگر ایک آزمائی ہوئی کارآمد چیز سے فائدہ نہ اٹھانا عقلمندوں کا شیوہ نہیں ہے اب آہستہ آہستہ زمیندار سبز کھاد کی افادیت کے قائل ہو رہے ہیں۔ (باقی)

مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کی تعمیر میں حصہ لینے والے مخلصین

فہرست نمبر ۷۲

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کی تعمیر کے لئے اپنی اور اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

۵۰۳ محترمہ غلام زینب صاحبہ حکیم محمد یعقوب شاہ صاحب لگو ضلع منٹگمری ۔۔ ۔۔ ۱۵۰ روپے

۵۰۴ مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب خالد احمد آباد سٹیٹ (سندھ) منجانب محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ مرحومہ ۔۔ ۱۵۰ ؍؍

۵۰۵ ؍؍ ہدایت اللہ صاحب نمبردار چک ج / ۳۵ ضلع سرگودھا ۔۔ ۱۵۰ ؍؍

۵۰۶ ؍؍ سید مقبول احمد شاہ صاحب ابن ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب پنشنر دارالرحمت غربی ربوہ ۔۔ ۱۵۰ ؍؍

۵۰۷ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر چوہدری غلام اللہ صاحب منجانب دادا جان چوہدری غلام محمد صاحب گرداور صحابی ۔۔ ۱۵۰ ؍؍

۵۰۸ مکرم ملک صدیق احمد صاحب دیپال پور ضلع منٹگمری ۔۔ ۱۵۰ ؍؍

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تحریک جدید کا سال رواں اور نقد ادائیگیاں

مختلف جماعتوں کی طرف سے وعدوں کے ساتھ ہی نقد ادائیگی کی اطلاعیں بھی موصول ہو رہی ہیں اس سلسلہ میں جماعت ہائے کوئٹہ اور کراچی کی مساعی کسی قدر نمایاں ہیں اللہ تعالےٰ ان جماعتوں کے امراء اور سیکرٹریان تحریک جدید اور دیگر کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے جو تحریک جدید کی خاطر نہ صرف اپنے اموال بلکہ اپنے قیمتی اوقات بھی قربان کر رہے ہیں۔ نقد ادائیگی کرنے والے توقع رکھتے ہوں گے کہ ان کے اسماء گرامی دعا کے لئے الفضل میں جلد شائع ہو جائیں گے لیکن اس سلسلہ میں یہ وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ امسال سوسنیہ کی وعدہ ادا کرنے والوں کی جو فہرست قسط وار شائع ہو رہی ہے ان میں صرف ان ہی احباب کے نام درج کئے جاتے ہیں جن کی رقم مرکز میں داخل خزانہ ہو جاتی ہے پس عہدیداران حضرات رقمیں داخل خزانہ کرانے میں تاخیر سے کام نہ لیں ورنہ بعض مجاہدین کو شکایت کا موقعہ پیدا ہوگا۔

(وکیل المال تحریک جدید)

اعلان دارالقضاء

مکرم ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب پسر مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب مرحوم آف افریقیہ ساکن گوجرانوالہ حال مقیم کراچی نے لکھا ہے کہ میری والدہ محترمہ مسماۃ بوکستن بی بی عرف جیواں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم احمد دین صاحب مرحوم آف عدن عرصہ قریباً تین سال ہوئے وفات پا گئی ہیں مرحومہ کے نام پر تقاون کمیٹی زیر انتظام مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری کے سلسلہ میں جو رقم ملنے والی ہے وہ مجھے دی جائے کیونکہ میرے سوا مرحومہ کا اور کوئی وارث نہیں ہے۔

سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم میجر چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ ایک ہفتہ سے کندھے اور بازو کے درد سے تکلیف میں ہیں۔ بزرگان اور صحابہ کرام اور احباب سے ان کی صحت کاملہ اور عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار مرزا غلام نبی صدر جماعت احمدیہ حلقہ پورن نگر)

۲۔ خاکسار قریباً تین ماہ سے ریلوے ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(مستری غلام محمد بجے ورکس کراچی لمیٹڈ۔)

۳۔ میرے والد مکرم مولوی عبدالواحد صاحب ایڈیٹر اصلاح (کشمیر) حال مقیم چک ۵ ایم بی تحصیل خوشاب ذیابیطس کے عارضہ کے باعث چند روز سے زیادہ بیمار ہیں جسم کمزور ہونے کے علاوہ ضعف قلب کی شکایت بڑھ رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور احباب جماعت والد صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

(شریف احمد متعلم جماعت دہم ہائی سکول شاہ نگر آباد)

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کا عزم

مکرم عبدالستار صاحب ناظم قائد خدام الاحمدیہ راولپنڈی - ۱۳۲۶۹ روپے کے وعدے بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں اس دفعہ ہمارا ارادہ ہے کہ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے تو کم از کم ۲۰ ہزار تک وعدہ جات پہنچائے جائیں پس دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ہماری اس خواہش کو پورا فرمائے اور ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم خدمت دین کو صحیح معنوں میں سرانجام دے سکیں۔ اللہ تعالےٰ مجلس مذکور کو اپنے ارادہ میں کامیابی بخشے اور جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید)

جامعہ میں مذاکرہ

مورخہ ۲۱-۱۱-۶۲ کو بوقت سوا پانچ بجے شام مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ نے مجلس مذاکرہ علمیہ کے زیر اہتمام جامعہ احمدیہ میں ایک مقالہ پڑھا جس کا عنوان "اشتراکیت پر ایک نظر" تھا اپنے اس مقالہ میں کارل مارکس کے تاریخ کے مادی نظریہ اور نظریہ قدر زائد کی تفصیل بیان کرنے کے بعد آپ نے اس پر ناقدانہ نظر ڈالی شکریہ کے بعد دعا پر یہ اجلاس برخواست ہوا۔ (بشیر احمد اختر سیکرٹری مجلس مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ)

ربوہ میں سکنی اراضی خریدنے کا نادر موقعہ

تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ کے پاس تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بالمقابل جانب جنوب قریباً ۱۸۰ کنال سکنی اراضی قابل فروخت ہے یہ اراضی ایک طرف تعلیم الاسلام ہائی سکول موجودہ تعلیم الاسلام کالج اور دوسری طرف زیر تعمیر ڈگری کالج کے عین درمیان واقع ہے مذکورہ تعلیمی اداروں اور جلسہ گاہ و جامعہ احمدیہ کے قریب ہونے کے علاوہ سابقہ آبادی محلہ دارالبرکات سے ملحق ہے مرکزی دفاتر اور گول بازار بھی دور نہیں ٹیکے لگوا کر یقین کر لیا گیا ہے کہ زیر زمین پانی میٹھا ہے اس اراضی کی پلاٹ بندی ہو چکی ہے اس لئے فوری طور پر قبضہ دیا جا سکتا ہے ان تمام خصوصیات کے باوصف قیمت صرف سات سو پچاس روپیہ (۷۵۰/-) فی کنال رکھی گئی ہے زمین کی تقسیم رقوم جمع ہونے کی ترتیب سے ہو رہی ہے احباب اس زمین کی رقوم بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو ارسال فرمائیں۔

(عبدالسلام وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ اولڈ سلیبس میٹرک و انٹر امتحانات ۶۳ء، ۶۴ء

مندرجہ ذیل اقسام کے امیدواران اولڈ سلیبس بطور ریگولر یا پرائیویٹ امیدواران امتحان دے سکیں گے۔

۱۔ ۶۲ء یا پہلے کے فیل شدہ

۲۔ جو منظور شدہ ادارے میں کورس پورا کر چکے ہیں مگر ۶۲ء یا اس سے پیشتر امتحان میں بیٹھ نہ سکے

۳۔ جو ناجائز وسائل کے استعمال کی بنا پر ۶۲ء، ۶۳ء، ۶۴ء کے امتحانات میں شامل ہونے سے رہ گئے

۴۔ ۶۲ء یا پہلے کے پاس جو زاید مضمون کا امتحان دینا چاہیں

۵۔ ؍؍ ؍؍ ڈویژن بہتر بنانا چاہیں۔

۶۔ ؍؍ ؍؍ کمپارٹمنٹ میں آئے ہوئے جن کی کمپارٹمنٹ صاف کرنے کی معیاد ختم نہیں ہوئی۔ (پ۔ ٹ ۴/۱۱/۶۲)

۲۔ داخلہ ٹریکٹر اوپریٹرس سکول لائل پور۔ عرصہ ٹریننگ ۶ ماہ فیس نادارد داخلہ نائب ٹینسٹ و انٹرویو۔ شرائط: تعلیم مڈل تک۔ دو سالہ تجربہ بطور ٹریکٹر کلینر درخواستیں ۳۰/۱۱/۶۲ تک بنام سپرنٹنڈنگ انجنیئر ایگریکلچرل مشینری نارورن زون اینڈ انچارج ٹریکٹر اوپریٹرس سکول لائل پور۔ (پ۔ ٹ ۱۵/۱۱/۶۲)

(ناظر تعلیم ربوہ)

پاکستان اور بیرونِ ممالک کی اہم خبریں

راولپنڈی۔ ۲۰ نومبر۔ وزیر مواصلات مسٹر عبدالقیوم نے کل اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ والونگ پر چین کے قبضہ سے ایک نئی صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس کے پیش نظر ممکن ہے پاکستان میں ہنگامی صورت حال کا اعلان کرنا پڑے۔ اگر ہنگامی حالات کا اعلان کیا گیا۔ تو قومی اسمبلی کے ہنگامی اجلاس کو مختصر کرنا پڑے گا۔

لاہور۔ ۲۰ نومبر۔ صوبائی وزیر قانون و اطلاعات شیخ خورشید احمد نے کل یہاں پی این۔ آر ادیٹوریم میں پاکستان انٹرونگ سوڈنٹس ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ایک تقریب میں طلبہ کو تلقین کی کہ وہ فرقہ داری اور صوبائی عصبیت کے خلاف جدوجہد کو اپنا قومی فریضہ تصور کریں آپ نے قومی یکجہتی کے حصول کو پاکستان کا ایک بڑا مسئلہ قرار دیا اور کہا پاکستان ایک بے مثال تجربہ ہے اور دنیا اس کی ترقی کا بغور جائزہ لے رہی ہے اگر یہ تجربہ کامیاب رہا۔ تو اس کے اثرات باقی دنیا میں بھی محسوس کئے جائیں گے۔ لیکن اگر یہ ناکام رہا تو اسلام کے احیاء اور ترقی کا سلسلہ مسدود ہو جائے گا

کوپن ہیگن۔ ۲۰ نومبر۔ ڈنمارک کے مشہور پروفیسر نیلز بوہر (Niels Bohr) کل یہاں ۷۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انہیں دنیا بھر میں علم طبعیات کے عظیم ترین ماہروں میں شمار کیا جاتا تھا۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد جب ایٹم بم کا راز ڈنمارک سے سمگل ہو کر مغربی دنیا میں پہنچا تھا تو انہوں نے ایٹم بم تیار کرنے میں بہت مدد دی تھی۔

واشنگٹن۔ ۲۰ نومبر۔ ایک امریکی اخبار نویس میک نیل نے جسے حال ہی میں کیوبا کی جیل سے رہا کیا گیا ہے۔ کل یہاں بتایا کہ وزیر اعظم کیوبا فیدل کاسترو کے سٹائل کی لمبی ڈاڑھی کیوبا میں مرتبہ اور امتیاز کا نشان بن گئی ہے۔

واشنگٹن۔ ۲۰ اکتوبر۔ امریکہ کے صدر کینیڈی عنقریب یہ اعلان کرنے والے ہیں کہ کمیونسٹ کیوبا کی موجودگی میں مغربی نصف کرۂ ارض کبھی حقیقی امن سے ہمکنار نہیں ہو سکتا اس حصہ دنیا میں امن کی بحالی کے لئے روسی فوجی خطرہ میں تخفیف کافی نہیں ہے۔

لاہور۔ ۲۰ نومبر۔ پاکستان تاریخ کانفرنس کا تیرھواں سالانہ اجلاس آئندہ سال اپریل کے اوائل میں پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام منعقد ہوگا۔ یونیورسٹی نے اس اجلاس کے لئے پانچ ہزار روپے کی امداد دی ہے۔

نئی دہلی۔ ۱۹ نومبر۔ بھارت کی وزارت دفاع کے ترجمان نے رات گئے اعلان کیا ہے کہ چین سے جھڑپوں میں بھارت کے صرف سات سو فوجی ہلاک ہوئے ہیں۔ یاد رہے کہ ۲۰ اکتوبر کو چین اور بھارت کی فوجوں کے درمیان پہلی بڑی جھڑپ کے بعد وزارت خارجہ نے اعلان کیا تھا کہ دو ہزار سے اڑھائی ہزار تک بھارتی فوجی ہلاک یا لاپتہ ہو گئے ہیں۔ باخبر حلقوں نے توقع ظاہر کی ہے کہ بھارت بہت جلد چین سے اپنے تعلقات منقطع کر لے گا۔

نیویارک۔ ۲۰ نومبر۔ مشہور امریکی صحافی مسٹر رابرٹ رورک نے لکھا ہے کہ اگر امریکہ نے بھارت کو بڑی تعداد میں فوجی اور اقتصادی امداد بھیجا نہ کئے تو وہ تمام اسلحہ جو ان دنوں امریکہ بھارت کو دھڑا دھڑ بھیج رہا ہے۔ ضائع ہو جائے گا۔ کیونکہ ہندو صرف منشی گیری اور ساز باز کرنا جانتے ہیں وہ کبھی میدان کے دھنی ثابت نہیں ہوئے۔ آپ نے یہ باتیں ایک مضمون میں لکھی ہیں جو کثیر الاشاعت اخبار "ورلڈ ٹیلیگرام" (نیویارک) میں شائع ہوا ہے مسٹر رورک نے مزید لکھا کہ بھارت کی بدقسمتی یہ ہے کہ اس کا دفاع ہندو کے ہاتھ میں ہے جو بنیادی طور پر کلرک کی ذہنیت رکھتا ہے وہ کاغذی کارروائی اور پیچیدگیاں پیدا کرنے اور دوسروں کو شک کی نظر سے دیکھنے کے سوا کچھ بھی نہیں جانتا۔ اگر کوئی جی دار قبائل ہیں بھی تو وہ صدیوں سے ہندو بنئے کی نذر ہو چکے ہیں۔ سود در سود نے ان کا دم ختم کر دیا ہے۔ جہاں تک برہمنوں کا تعلق ہے وہ برہمن ازم کے چکر سے ابھی تک باہر نہیں نکلے۔ انہیں ذات پات نے ڈبو دیا ہے۔ اب اگر اس قسم کی قوم میں جنگجو عنصر پیدا کرنے کی کوشش کی جائے تو اس کے لئے کئی پانچسالہ منصوبے درکار ہوں گے۔ اگر بالفرض محال محاذ پر پہنچ بھی گیا تو اس وقت کیا ہے گا جب دشمن اس کے نشانہ کے راستے میں گاؤ ماتا کھڑی کر دے گا۔

بمبئی۔ ۲۰ نومبر۔ بھارت کے نامزد وزیر دفاع مسٹر چوہان نے کل یہاں کہا کہ بھارت ہمیشہ امن کے لئے کوشاں رہا اور ملک کی سماجی و اقتصادی ترقی کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں مشغول رہا۔ دوسری جانب چین کے ہونٹوں پر امن کے دعوے تھے لیکن در پردہ وہ جنگ کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ مسٹر چوہان نے کہا۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت کو چین کے مقابلہ میں نقصانات اٹھانے پڑ رہے ہیں۔ بھارت کے نامزد وزیر دفاع ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ جو مرکزی وزارت میں ان کی شمولیت سے قبل انہیں الوداع کہنے کیلئے منعقد کیا گیا تھا۔

نئی دہلی۔ ۲۰ نومبر۔ بھارتی سوشلسٹ لیڈر اچاریہ کرپلانی نے گذشتہ روز اس بات پر زور دیا کہ چینی حکومت کے ساتھ مذاکرات فوراً بند کر کے ایک "عظیم" حملہ کی تیاری کی جائے تاکہ تمام بھارتی علاقہ کو ان حملہ آوروں کے قبضہ سے آزاد کرایا جا سکے۔ مسٹر کرپلانی کلکتہ میں بنگال سوشلسٹ پارٹی کے زیر اہتمام ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے ـــــ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

سال ۱۹۶۲-۶۳ء مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۶۳ء کے دوران مندرجہ ذیل زون ورکس کیلئے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی اساس پر زیر دستخطی نے پرسنٹیج ریٹ سربمہر ٹنڈرز مجوزہ فارموں پر ۱۳ دسمبر ۱۹۶۲ء کے ساڑھے بارہ بجے قبل دوپہر تک وصول کریں گے۔ فارم اس دفتر سے ایک روپیہ فی فارم کی ادائیگی پر مشتہرہ تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے تک دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ٹنڈرز اسی روز ساڑھے بارہ بجے دوپہر برسر عام کھولے جائیں گے۔ ساڑھے بارہ بجے کے بعد موصول ہونے والے ٹنڈروں پر غور نہیں ہوگا۔

کام	تخمینہ لاگت مع ٹنڈر پرسنٹیج	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا۔
ورکس زون		
(ا) سب ڈویژن نمبر ۴ وزیرآباد زون نمبر ۲ انسپکٹر آف ورکس وزیرآباد کے سیکشن میں ڈگوجرانوالہ (بشمول تاشا بدرو ماسوا)	روپے ۹۰،۰۰۰	روپے ۱۰۰۰/-
(ب) سب ڈویژن نمبر ۶۔ لائلپور زون نمبر ۵۔ انسپکشن آف ورکس لائلپور کے سیکشن میں رچک جھمرہ ماسوا تا ہنڈیوالی ماسوا)	۹۰،۰۰۰	۱۰۰۰/-
(ج) زون نمبر ۶۔ اسسٹنٹ انسپکٹر آف ورکس سکھیکی کے سیکشن میں	۹۰،۰۰۰	۱۰۰۰/-

۲۔ ٹھیکیداروں کو ریلوے کی آئیٹموں کے سامنے ریٹ درج کرنے چاہئیں یہ ریٹس ریلوے کا محکمہ بلا اجرت مہیا کرے گا

۳۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے ٹھیکیداروں کی منظور شدہ فہرست میں شامل نہ ہوں ان کو ٹنڈر داخل کرنے سے قبل ۱۲ دسمبر ۱۹۶۲ء تک اپنے نام رجسٹر کرا لینے چاہئیں۔

۴۔ مفصل قواعد و ضوابط اور ترمیم شدہ شیڈول ریٹس دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں کسی بھی کام کے دن دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ کم سے کم ٹنڈر یا کسی بھی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں۔ ٹھیکیدار اپنے مفاد کی خاطر زرضمانت ۱۳ دسمبر ۱۹۶۲ء سے پہلے پہلے ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔

۵۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ پرسنٹیج ریٹ پورے اعداد میں درج کریں۔ عشاریہ ریٹس قابل قبول نہ ہوں گے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور

کپڑوں کا محافظ کرسی سوپ

نہایت اعلےٰ اور نفیس طریق سے تیار کیا گیا کرسی سوپ صابن ربوہ کے ہر دکاندار سے مل سکتا۔ کرسی سوپ صابن کپڑے کی عمر کو دراز کرتا ہے۔

تیار کردہ سلیم سوپ فیکٹری لائلپور

پیغام احمدیت

اور

دوسرے مذاہب کے متعلق سوال و جواب

بزبان اردو

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

گولڈن جوبلی

کس کی ؟

حب اٹھرا کی

آج سے جاری ہوئے پچاس سال ہو گئے ہیں۔ اس کی بدولت پیدا ہونے والے بچے آج خود بچوں والے ہو گئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول کے شاگرد

حکیم نظام جان صاحب

نے اس دواخانہ کو ۱۹۱۱ء میں جاری کیا تھا

چینی فوج آسام کی سرحد کے قریب پہنچ گئی، پندرہ ہزار بھارتی سپاہی نرغہ میں

سات اور بھارتی چوکیوں پر قبضہ ۔ لداخ میں چوسل کا ہوائی اڈہ بیکار ہو گیا

نئی دہلی ۲۱ر نومبر چینی فوجیں بومدیلا اور درہ سیلا پر قبضہ کرنے کے بعد پیش قدمی کرتی ہوئیں آسام کی سرحد کے قریب پہنچ گئی ہیں۔ چینی فوجوں نے بھارتی فوج کے چوتھے ڈویژن کے پندرہ ہزار فوجیوں کو ایک خندق نما وادی میں گھیر لیا ہے اور ان کے فرار کی تمام راہیں مسدود کر دی ہیں نیفا کے علاقہ میں چھ اور لداخ میں ایک اور چوکی بھارت کے قبضہ سے نکل گئی ہے۔ چینیوں کی زبردست گولہ باری کے نتیجہ میں لداخ میں چوسل کا ہوائی اڈہ بے کار ہو گیا ہے۔ چوسل اس علاقہ میں بھارتی فوجوں کو رسد کی سپلائی کا واحد مرکز ہے۔ دریں اثنا بھارت کے شمالی علاقوں میں زبردست خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ تیزپور کے فوجی ہیڈ کوارٹرز سے ہزاروں بھارتی راہ فرار اختیار کر گئے ہیں۔ آسام سے بھی امریکی اور برطانوی باشندوں کا انخلاء شروع ہو گیا ہے۔ پے در پے شکستوں سے بھارت میں سخت مایوسی پھیل گئی ہے۔ فوجی کمان میں اہم تبدیلیاں کی جا رہی ہیں۔ پنڈت نہرو نے کل راجیہ سبھا میں بتایا کہ صورت حال بے حد نازک ہو گئی ہے لیکن بھارت اب کسی صورت میں بھی چین سے مصالحت نہیں کرے گا اور اس کے مقابلہ میں ہرگز شکست تسلیم نہیں کرے گا۔

تازہ ترین خبروں میں بتایا گیا ہے کہ چینی فوجوں کی پیش قدمی سے تیزپور میں سخت خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ اس شہر کی آبادی تیس ہزار ہے اور یہ نیفا کے علاقہ میں بھارتی فوجی کارروائیوں کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہاں موصولہ اطلاعات کے مطابق تیزپور میں بھگدڑ مچ گئی ہے اور لوگ بڑی تعداد میں شہر چھوڑ رہے ہیں۔ تیزپور بومدیلہ کے قصبہ سے ساٹھ میل جنوب میں واقع ہے۔

بومدیلہ نیفا کا ایک اہم انتظامی مرکز ہے۔ چینی فوجوں نے کل اس پر قبضہ کر لیا تھا۔

بھارت میں اسلحہ سازی کے چار اور کارخانے

نئی دہلی ۲۱ر نومبر۔ بھارتی وزیر دفاع مسٹر چون نے راجیہ سبھا کو بتایا ہے کہ بھارت میں اسلحہ سازی کے چار اور کارخانے کھول دئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک کارخانہ پنجاب میں دوسرا مہاراشٹر میں اور تیسرا مدراس میں قائم کیا گیا ہے۔ چوتھے کارخانے کے مقام کا انکشاف نہیں کیا گیا۔ وزیر دفاع نے مزید بتایا کہ بھارت میں روسی مگ طیارے تیار کرنے کے لئے ائیریا منتخب کیا گیا ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں مزید کچھ بتانے سے انکار کر دیا ہے لیکن اشارتاً یہ بتایا کہ ان طیاروں کی تیاری کے سلسلہ میں روسی کاریگر بھی غالباً حصہ لیں گے۔

° کل ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ بجلی، کانوں اور بیرونی تجارت کو قومی ملکیت میں لے لیا جائے گا۔

بجلی، کانوں اور بیرونی تجارت کو قومیانے کا اعلان

الجزیرہ ۲۱ر نومبر۔ الجزائر کے وزیر اعظم محمد بن باللہ نے

صدر ایوب کے نام چو این لائی کا مکتوب

امریکی وزیر خارجہ کا خط مسٹر بوگرہ کے حوالے کر دیا گیا

راولپنڈی ۲۱ نومبر، فارن سیکرٹری مسٹر ایس کے دہلوی نے کل بتایا کہ وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی نے صدر ایوب کو ایک خط لکھا ہے اور اس خط کا مطالعہ کیا جا رہا ہے۔ مسٹر دہلوی نے اس خط کے مندرجات بتانے سے انکار کیا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مسٹر چو این لائی افریقی و ایشیائی ملکوں کے بعض دوسرے سربراہوں کو بھی خط لکھ چکے ہیں۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ مغربی طاقتوں کی امداد کے پیش نظر چین اور بھارت کی آویزش رُک جانے کی بجائے وسعت پکڑ جائے گی۔ آج راولپنڈی میں مبصروں نے کہا کہ مسٹر چو این لائی کے خط پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا۔ کیونکہ پاکستان بھی یہی چاہتا ہے کہ پاکستان اور چین کا تنازعہ پُرامن طور پر سلجھ جائے پاکستان کئی بار یہ اعلان کر چکا ہے کہ وہ چین اور بھارت کے تنازعہ میں الجھنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اور مغربی طاقتوں کی طرف سے بھارت کو اسلحہ کی فراہمی جنگ کے دائرہ کو وسیع کر دیگی چنانچہ پاکستان کی خواہش یہ ہوگی کہ افریقی و ایشیائی ملکوں کی طرح مغربی طاقتیں بھی بھارتی وزیر اعظم کو چین سے تنازعہ کے پر امن حل پر آمادہ کریں۔

امریکی سفیر مسٹر میکن گھی نے وزیر خارجہ مسٹر محمد علی بوگرہ سے ملاقات کی اور انہیں امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک کا ایک خط دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ دفتر خارجہ اس خط کا مطالعہ کر رہا ہے اور مناسب وقت پر اس خط کا جواب بھیج دیا جائیگا وزیر خارجہ سے کل پوچھا گیا۔ کہ امریکہ نے بھارت کو اسلحہ مہیا کرنے کے سلسلہ میں پاکستان کو جو یقین دہانی کی ہے کیا آپ سے مطمئن ہیں؟ مسٹر بوگرہ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ امریکی سفیر کل وزیر خارجہ مسٹر بوگرہ سے مختصر سی ملاقات کے بعد کراچی واپس ہو گئے۔ کل انہوں نے کراچی میں بتایا تھا کہ میں قومی اسمبلی کے ہنگامی اجلاس کے دوران راولپنڈی میں رہونگا۔

بھارتی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل تھاپر کو الگ کر دیا

جنرل چوہدری نئے چیف آف سٹاف بنا دئے گئے۔ مزید تبدیلیوں کا امکان

نئی دہلی۔ ۲۱ر نومبر، بھارتی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل تھاپر کو ان کے عہدے سے الگ کر دیا گیا ہے۔ اور ان کی جگہ جنرل چوہدری کو نیا چیف آف سٹاف مقرر کیا گیا ہے۔ خیال ہے کہ بھارتی فوج کے اعلیٰ عہدوں میں مزید تبدیلیاں عمل میں آئینگی۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج راجیہ سبھا سے خطاب کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ بھارتی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل تھاپر خرابی صحت کی بنا پر طویل رخصت پر چلے گئے ہیں اور ان کی جگہ لفٹنٹ جنرل چوہدری کو چیف آف سٹاف مقرر کیا گیا ہے۔

جنرل چوہدری ہمیشہ جارحانہ جنگی کارروائیوں سے وابستہ رہے ہیں۔ حیدر آباد اور گوا پر بھارتی فوج کے حملے کی کمان انہوں نے ہی کی تھی۔ سیاسی حلقوں کے مطابق جنرل تھاپر، سابق وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن کے خاص آدمی ہیں۔ اور مسٹر مینن نے ہی جنرل تھاپر کو بھارتی فوجوں کا چیف آف سٹاف مقرر کیا تھا بھارت میں چیف آف سٹاف کا عہدہ کمانڈر انچیف کے برابر ہوتا ہے، پنڈت نہرو نے آج راجیہ سبھا کو بتایا کہ میں نے جنرل چوہدری اور دوسرے جرنیلوں سے کہہ دیا ہے کہ موجودہ حالات میں بھارت چین سے کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا۔ اور جب تک چین بھارتی علاقہ خالی نہیں کر دیتا۔ بھارت جنگ جاری رکھے گا۔

بھارت نے امن کی اپیلوں کا جواب جنگ سے دیا

پیکنگ۔ ۲۰ر نومبر چینی کمیونسٹ پارٹی کے ترجمان اخبار "پیکنگ پیپلز ڈیلی" نے اپنے اداریہ میں بھارتی حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اب بھی بات چیت کے ذریعے باہمی تنازعہ سلجھانے پر آمادہ ہو جائے۔ اخبار نے چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کے افریشیائی ملکوں کے سربراہوں کے نام حالیہ خطوط کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے۔ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ بھارت نے چین کی امن کی اپیلوں کا جواب فوجوں کے اجتماع سے دے رہا ہے اور امریکہ اور مغربی ملکوں سے حاصل کردہ اسلحہ بڑے پیمانے پر مشرقی اور مغربی سرحدوں پر بھیجا جا رہا ہے۔" اخبار نے مزید کہا ہے کہ بھارت کی وزارت دفاع نے ۱۵ نومبر کو سرکاری طور پر اعلان کیا کہ مشرقی سیکٹر میں بھارتی افواج نے چینی چوکیوں پر زبردست حملے شروع کر دئے ہیں۔ جس کے بعد مغربی سیکٹر میں بھی بھارتی افواج نے جارحانہ اقدامات کئے جس پر چینی فوجیں اپنے دفاع پر مجبور ہو گئیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ ہمارے لئے سب سے تکلیف دہ چیز یہ ہے کہ بھارت اور چین کی آویزش سے امریکی سامراج فائدہ اٹھا رہا ہے۔

تقریب شادی

مورخہ ۱۸ر نومبر ۱۹۶۲ء بروز اتوار مکرم شیخ فیض قادر صاحب آف کراچی کے فرزند شیخ فیض الرحمٰن صاحب سلمہ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح جنوری ۱۹۶۲ء میں بدر سلطانہ صاحبہ سلمہا بنت مکرم ملک عطاء اللہ خان صاحب آف لاہور کے ہمراہ ہوا تھا۔ شیخ فیض الرحمٰن صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت شیخ نور احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں اور بدر سلطانہ صاحبہ حضور علیہ السلام کے صحابی محترم ملک خدا بخش صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی ہیں۔

بارات مکرم شیخ نور الحق صاحب ابن مکرم شیخ فضل قادر صاحب کے مکان واقعہ محلہ دار البرکات ربوہ سے مورخہ ۱۸ر اکتوبر کو صبح نو بجے کے قریب موٹروں اور بسوں کے ذریعے لاہور روانہ ہوئی بارات میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد و علماء سلسلہ، ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر کثیر التعداد مقامی احباب کے علاوہ علاقے کے بعض غیر احمدی رؤسا اور معززین بھی شامل ہوئے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی اس روز بذریعہ موٹر کار تشریف لے جا کر وہاں بارات اور تقریب رخصتانہ میں شمولیت فرمائی۔ تقریب رخصتانہ کا آغاز حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی زیر صدارت تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے کی بعد ازاں مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ تقریب رخصتانہ کے بعد بارات اسی روز شام کو ربوہ واپس پہنچ گئی۔

مورخہ ۱۹ر نومبر کو مکرم شیخ فیض قادر صاحب نے وسیع پیمانے پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں کثیر التعداد مقامی احباب کے علاوہ لاہور سیالکوٹ اور بعض دیگر مقامات کے احباب نے بھی شمولیت فرمائی۔ دعوت طعام کے اختتام پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین